بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۴۳

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۴ نبوت ۱۳۴۶ ہش، ۲۱ شعبان ۱۳۸۷ھ، ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۶۵

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۲۳ نومبر۔ آج صبح سوا سات بجے قادیان جانے والا قافلہ بسوں کے ذریعہ یہاں سے روانہ ہوگیا۔ بہت سے مقامی احباب قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کے ساتھ قافلہ کو رخصت کیا۔ قافلہ کے ارکان قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کے علاوہ وہاں کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کریں گے جو ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر کو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زائرین کو بخیر وعافیت قادیان پہنچائے اور انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز کی عظیم الشان برکات سے مستفیض کرے۔ اور وہ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

○ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم حکیم انوار حسین صاحب قریشی آف بلب گڑھ دہلی حال خانیوال جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ مختصر سی علالت کے بعد ۱۹ نومبر کو وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲۰ نومبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

مجلس ارشاد مرکزیہ

علمی تقاریر کے جو اجلاس ہوتے ہیں وہ مرکز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں منعقد ہوتے ہیں اور بڑی جماعتوں میں بھی حضور کے ارشاد سے منعقد ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجلس کا نام مجلس ارشاد مقرر فرمایا ہے۔ ہر بڑی جماعت میں یہ اجلاس امیر جماعت کے زیر انتظام منعقد ہوتے ہیں۔ ہر جگہ اس مجلس کا نام مجلس ارشاد ہوگا۔ اور ربوہ کی مجلس مرکزی ہوگی۔ جس کے پروگرام کے مطابق ہر جماعت میں تقاریر ہوا کریں گی۔

آئندہ اجلاس ۲ دسمبر کو ہو رہا ہے جس کا اعلان پہلے شائع ہو چکا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار سے روح کو قوّت ملتی ہے

استغفار سے انسان اُن جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ۔ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے جب انسان تکبّر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمّی قوت غالب آجاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے۔ اور یہی استغفار کے معنی ہیں یعنی یہ کہ اس قوت کو پاکر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔ غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو۔ اول رسول کی اطاعت کرو، دوسرے ہر وقت خدا سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو جب قوت مل گئی تو تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ یعنی خدا کی طرف رجوع کرو۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۶۷، ۶۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو تکبّر اور خود بینی سے بچنا چاہیئے اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے

استغفار کے معنی یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس کی بشری کمزوریوں کو ڈھانپ دے

احباب کثرت سے وقف عارضی کیلئے اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰؍نومبر ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کوئی دس دن ہوئے مجھے پیچش کا شدید حملہ ہوا تھا۔ دورانِ سر کی تکلیف بھی رہی اور ضعف بھی بہت پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ میری اور آپ کی دعاؤں کو سنا اور بیماری سے شفا عطا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ ابھی کچھ تھوڑی سی نقاہت باقی ہے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی دُور ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دیتا چلا آرہا ہے۔ اور آئندہ بھی اسی پر بھروسہ اور توکل ہے۔

اس وقت میں اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فردِ واحد کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری کوشش کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ

تکبر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے۔

ایک متکبر اور خود بین انسان وہ ہے جو اپنی ذات میں کچھ کمال سمجھتا ہے۔ اور کسی طاقتِ بالا سے کمال کے حصول کی احتیاج محسوس نہیں کرتا خود کو صاحبِ علم جانتا ہے اور وہ جو علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے غافل رہتا ہے۔ اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں منور ہے۔ اور وہ جو زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس سے روشنی کے حصول کا خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور خود کو طاقتور سمجھتا ہے اور وہ جو قادر و توانا ہے اس سے طاقت حاصل کرنے کے لئے اسلام نے جو ذرائع بتائے ہیں۔ ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ یہ متکبر انسان اپنے لئے اپنے خیالات، اور اپنے جذبات اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایک جہنم پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ۔ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ۔ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ

یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بتلاؤ بہشت کے باغ اچھے ہیں۔ یا زقوم کا درخت جو ظالموں کے لئے ایک بلا ہے۔ وہ ایک درخت ہے۔ جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ یعنی تکبر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے یہی دوزخ کی جڑ ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے جیسا کہ شیطان کا سر۔ شیطان کے معنی ہیں ہلاک ہونے والا۔ یہ لفظ شیط سے نکلا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اس کا کھانا ہلاک کن ہے۔ تو جہنم کی جڑ تکبر اور خود بینی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ان آیات میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ تو کوئی شخص ایک ہی وقت میں متکبر اور جنتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جس کے دل سے زقوم کا درخت نکلے۔ جس کے دل اور جس کی روح میں دوزخ اور جہنم پرورش پا رہی ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کیسے کھولے جا سکتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں

وہ انسان ہوتے ہیں

جو اپنے نفس کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ انسان ایک بشر ہے۔ اور ساری بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسان کی فطرت بدی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم محض اپنی کوشش اور اپنے زور سے اپنے نفس کی اس رنگ میں اصلاح نہیں کر سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہونے سے بچ جائے۔ اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ نہ ذاتی طور پر ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں۔ اس لئے ایسا شخص اپنی فطرت کو کمزور پاتے ہوئے اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں میں نے ہر کمال اللہ تعالیٰ کی کامل ذات سے حاصل کرنا ہے۔

میرے اندر کوئی قدرت اور طاقت نہیں

میں نے رب طاقتیں، طاقتوں کے منبع سے حاصل کرنی ہیں۔ میرے اندر کوئی علم نہیں

وہ جس کے علم نے ذرہ ذرہ کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی سے مَیں نے علم کو حاصل کرنا ہے اور میرے اندر کوئی نُور نہیں۔ جب تک میرا آسمانی باپ میرے لئے نُور اور روشنی کے سامان پیدا نہ کرے۔ تب وہ اپنے ربّ کی طرف متوجّہ ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔

استغفار کے صحیح معنی

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ اس کی بشری اور فطری کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ ڈھانک دے اور دبا دے اور وہ ابھریں نہ !!! اور ظاہر نہ ہوں۔ تو ایسا شخص جو اپنی فطرت کو اور اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اس کی فطری کمزوریوں کی معرفت رکھتا ہے وہ شخص تکبّر کو جہنّم کی جڑ سمجھتا ہے اور جنّت اور خدا کی رضاء کے حصول کے لئے بے نفسی کی زندگی گزارتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حضور جُھکا رہتا ہے اور ہر آن اس سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اے میرے رب! میرے اندر کوئی کمال نہیں تُو میری استعداد کے مطابق مجھے کمال دے۔ میرے اندر کوئی روشنی نہیں۔ لیکن مَیں روشنی سے محبّت رکھتا ہوں تو نُور کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ مَیں جاہل ہوں علم کا کوئی دعوےٰ نہیں رکھتا لیکن اِس یقین پر قائم ہوں کہ تُو ہر علم کا سرچشمہ ہے۔ اس چشمہ سے مجھے سیراب کر۔ اور جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جائے۔ اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی پیارا فقرہ فرمایا ہے

کہ "خواہشِ استغفار فخرِ انسان ہے۔" پھر آپ فرماتے ہیں کہ "جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان، اور اندھا ہے نہ سوجاکھا۔ اور ناپاک ہے نہ طیّب۔" پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے یعنی تکبّر اور خود بینی وہاں دوزخ کی آگ کا رُوپ لے لیتی ہے اور انکسار اور بے نفسی جس کے نتیجہ میں انسان بے اختیار ہو کر بڑی کثرت کے ساتھ ہر وقت اور ہر آن خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہتا ہے اس کا یہ فعل اور یہ احساس اور اس کے یہ اعمال جنت کے باغات اور جنّت کی نہروں اور جنّت کے میووں میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو جس طرح دوزخ کی جڑ انسان کے نفس میں ہے اسی طرح جنّت کا منبع بھی خود انسان کے اندر ہے۔ اور یہ منبع جو فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے بیج کے طور پر ہوتا ہے۔ اور انسانی فطرت کو صرف یہ طاقت عطا کی گئی ہے کہ وہ بے طاقت ہو کر اور اپنے نفس میں کوئی ذاتی خوبی اور کمال نہ پا کر اپنے رب کے حضور جُھک جائے اور بالائی طاقت کو اپنی طرف کھینچے اور اس طرح پر اس کی جنّت حسین نشوونما کو حاصل کرے۔

استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے اور سمجھ عطا کرتا ہے۔ وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے۔ بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم میں سے بہت سے گھروں سے نکلتے ہیں۔ سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں۔ ہم اِدھر اُدھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں اور ہم استغفار کرتے ہوئے بھی وہی فاصلہ طے کر سکتے ہیں ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا۔ تو یہ عادت ڈالنی چاہیئے ہم میں سے ہر ایک کو۔ کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے مُنہ سے نکل رہے ہوں بلکہ استغفر اللہ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پُوری شدّت کے ساتھ بیدار ہو کہ مَیں کچھ نہیں ہر طاقت، ہر علم، ہر روشنی، ہر بھلائی، ہر خیر مَیں نے اپنے رب سے حاصل کرنی ہے۔ میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے۔ میرے اندر اگر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ مَیں اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پُختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا ربّ جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھ کے اور ہماری التجا کو سُن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے اور ہمیں طاقت بھی دے۔ ہمیں علم بھی دے۔ ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کے مطابق ہمارے کام آنیوالی ہو۔ اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں اور ترقی کے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر ہمارے اندر یہ احساس رہے کہ یہاں تک بھی ہم خدا کے فضل سے ہی پہنچے اپنی طاقت سے نہیں پہنچے۔ لیکن جو اگلی منزل ہے اس کے مقابلہ میں یہ بھی ایک ناقص مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرنی چاہیئے

کہ اس "نقص" کو بھی وہ اپنے فضل سے دُور کر دے، اور اس ناقص مقام سے نکال کے ہمیں نسبتاً بہتر مقام تک پہنچا دے۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کی بجائے تکبّر اور خود بینی میں مبتلا ہو گے تو اپنے سینہ میں اپنے دل میں اپنی رُوح میں ایک جہنّم کی پیدائش کے سامان پیدا کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

استغفار تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ہر وقت ہی کرنی چاہیئے۔ ہر آن ہمیں اس طرف متوجہ رہنا چاہیئے لیکن بعض اوقات انسان کا ذہن زیادہ صاف ہوتا ہے بعض دوسرے اوقات کی نسبت۔ تو ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے۔ اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر جاتے ہیں اس وقت وہ دُنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہاک کے ساتھ وہ استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتا دیکھتے ہیں تو یہ بھی ایک بہت اچھا موقع ہے استغفار توجّہ کے ساتھ کرنے کا۔ تو اس ضمن میں مَیں احمدیّہ جماعت کو اس طرف بھی متوجّہ کر دیتا ہوں کہ

وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں

اور بار بار پیش کریں۔ مَیں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دُشواری نہ ہو کہ جس کو دُور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اُسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو

وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فضل کرے تو جس طرح اس زمانہ میں بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا ہے۔ کثرت سے استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور زیادہ کثرت سے ان پر نازل ہوتے رہیں۔ سالہا سال ہی نازل ہوتے رہیں۔

تو استغفار کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر وقت اپنے ربّ سے یہ درخواست کرتا رہے کہ مجھ میں بشری اور فطرتی کمزوریاں ہیں۔ اور مَیں اپنی ان بشری اور فطری کمزوریوں سے واقف ہوں اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اپنی ذات میں میرے اندر کوئی خوبی اور کمال نہیں۔ لیکن اے میرے ربّ! تُو نے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی ہے کہ مَیں تیرے قرب کو حاصل کروں اور تیری مدد کے بغیر مَیں تیرا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرے قرب کے حصول کے لئے جس طاقت کی مجھے ضرورت ہے۔ جس نُور کی مجھے ضرورت ہے۔ جس علم کی مجھے ضرورت ہے۔ جس کمال کی مجھے ضرورت ہے وہ تُو ہی دے تو مجھے مل سکتا ہے ورنہ نہیں مل سکتا۔ پس اے میرے ربّ! مَیں تیرے حضور عاجزی اور تضرّع سے جُھکتا ہوں اور تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تُو میری بشری اور فطری کمزوریوں کو ڈھانک دے اور آسمانی نُور سے مجھے منوّر کر دے اور قرآنِ کریم کی برکات سے مجھے حصّہ دے اور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کے نتیجہ میں تیری جو محبّت ایک انسان کو حاصل ہو سکتی ہے، وہ محبّت تُو ہمیں عطا کر۔

پس ہر وقت

استغفار کی طرف ہر احمدی کو متوجہ رہنا چاہیئے

اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہیئے کہ تکبّر اور خود بینی کا کوئی شائبہ بھی ہمارے نفسوں میں باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ممبران حج سکیم کی اطلاع کیلئے ضروری اطلاع

تمام ممبران حج سکیم جو امسال حج پر جانا چاہتے ہیں اور جو اکتوبر ۶۷ء تک حج سکیم کا سالانہ چندہ ادا کر چکے ہیں وہ اپنے نام مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۲۳۔ نومبر تک بھجوا دیں تاکہ قرعہ اندازی کی جا سکے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (قرآن مجید)

استغفار

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے ارشادات کی روشنی میں

(رشید احمد چغتائی شاہد سابق مبلّغ بلادِ عربیّہ)

انسان فطرتاً کمزور واقع ہُوا ہے۔ کئی قسم کی فروگزاشتیں، غلطیاں اور خطائیں اس سے سرزد ہوتی رہتی ہیں جو اپنے خالق اور اس کی مخلوق ہر دو سے متعلق ہوتی ہے سو جو انسان اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اس پر ندامت کا اظہار کرتے اور فرمانِ خداوندی سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کے مطابق اپنے رب سے معافی اور بخشش طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں مولا کریم ان کی ندامت اور توبہ کو قبول کرتے ہوئے انہیں معاف فرماتا اور اپنی بخشش کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔

اور خدا تعالیٰ کے ہاں ایسے بندے بہترین لوگوں میں شمار ہو کر فلاحِ دارین سے متمتع ہوتے ہوئے عزّت و برکت حاصل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی آدم خطاکار ہیں اور بہتر خطاکاروں میں سے وہ ہیں جو توبہ اور خدا تعالیٰ سے بخشش و استغفار مانگنے والے ہیں۔

اپنے اس مضمون میں اختصار کو ملحوظ رکھ کر استغفار کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات قارئینِ الفضل کی خدمت میں بغرضِ استفادہ درج ذیل کرتا ہوں:۔

استغفار کیوں ضروری ہے

(۱) مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے جو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے تو وہ سیاہ دھبّہ دُور ہو جاتا ہے اور اس طرح اس کا دل پھر صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا جاتا ہے تو اُس سیاہی کے دھبّہ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سارے دل پر چھا جاتا ہے اور پھر اس زنگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ میں فرماتا ہے کہ حق یہ ہے کہ اُن کے دلوں پر اُن کی متواتر بداعمالیوں کی وجہ سے زنگ لگ گیا ہے۔

استغفار کے فائدے

(۲) طُوْبٰى لِمَنْ وُجِدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارٌ كَثِيْرٌ۔ یعنی وہ شخص خوش وقت و خوش بخت ہوگا کہ جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے گا۔

(۳) جو شخص ہمیشہ استغفار کو لازم پکڑتا ہے اور بکثرت خدا تعالیٰ سے بخشش کا طلبگار رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا فرماتا ہے اور ہر غم و ہمّ سے اس کو مخلصی اور کشائش بخشتا ہے اور اسے اس طور رزق بہم پہنچاتا اور اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایسے غیر معمولی سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ جو اس شخص کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

(۴) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ......" (بخاری)

(ترجمہ) حضرت شدّاد بن اوس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل اور امتیازی رنگ کا استغفار یہ ہے کہ عرض کیا جاوے کہ یا الٰہی تُو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تُو نے ہی مجھے پیدا کیا اور مَیں صرف تیرا بندہ ہوں۔ اور اے مولیٰ مَیں تیرے وعدوں اور عہدوں پر جتنی کہ مجھ میں استطاعت ہے قائم ہوں۔ (یعنی عہدِ میثاق پر وفا و استقامت کے ساتھ قائم ہوں) اور اے میرے مولیٰ مَیں اپنی غلطیوں اور بدکرداریوں کے نتائجِ بد*

*سے تیری کریم ذات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں۔ اور اے آقا مَیں تیری سب نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تُو مجھ پر شب و روز نازل فرما رہا ہے اور اس کے ساتھ صاف اور واضح اقرار کرتا ہوں کہ مجھ سے بہت سی نافرمانیاں اور گناہ اور خطائیں سرزد ہوتی ہیں تُو اپنے کرم سے مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا مجھے بخشنے والا اور کوئی نہیں۔ اور بے شک تُو ہی بخشش والا اور نہایت رحم والا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وروحی) نے فرمایا کہ جو شخص پُوری توجہ اور انابت سے دل میں خدا تعالیٰ پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہوئے اس سے یہ استغفار مانگتا رہے گا۔ تو اپنے فضل سے خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور وہ اہلِ جنّت سے ہوگا۔

پس دوستوں کو دلی توجہ سے بکثرت استغفار کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مغفرت اور اس کے فضلوں کو خصوصیت سے جذب کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم سب کو اسکی کماحقہٗ توفیق دے اور ہر قسم کی دینی و دنیوی فراخیاں اور برکتیں نصیب فرما دے۔ آمین۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعائے قنوت

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: مسدد نے ہم سے بیان کیا۔ کہا عبدالواحد بن زیاد نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا عاصم بن سلیمان نے ہمیں بتایا کہ میں نے انس بن مالک سے قنوت کی بابت پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ قنوت ہوا کرتا تھا۔ میں نے کہا۔ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد۔ انہوں نے کہا رکوع سے پہلے کہتے تھے۔ میں نے کہا فلاں شخص نے آپ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ نے کہا ہے۔ رکوع کے بعد ہوتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس نے غلط کہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد تو کھڑے ہو کر ایک مہینہ دعا کی تھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے جو ستر کے قریب آدمی جو قاری کہلاتے تھے۔ مشرکوں کی ایک قوم (بنی عامر) کی طرف بھیجے یہ وہ نہ تھے۔ اور ان کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ ان پر بد دعا کی۔"

تشریح:۔ قنوت کے لفظی معنے ہیں کھڑے ہو کر عاجزی اور گداز قلب سے اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہوئے دعا کرنا۔ اور یہاں دعا مراد ہے جو نماز میں رکوع سے پہلے یا بعد میں کھڑے ہو کر کی جاتی ہے۔ اس بارے میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک کے سوا باقی ائمہ نے وتر میں دعائے قنوت جائز سمجھی ہے۔ امام مالک صرف نماز صبح میں دعائے قنوت مستحب سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس کو وتر کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ بعض نے علی الاطلاق ہر نماز میں اس کی اجازت دی ہے اور بعض نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔ یہ مذہب یحیٰ بن یحیٰؒ کا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رعل و ذکوان قبیلے پر ایک مہینہ تک بد دعا کی تھی۔ مگر جب یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ (عمران:۱۲۹)

تو آپ نے دعائے قنوت چھوڑ دی۔

قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ کے الفاظ قابل توجہ ہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ یقیناً دعائے قنوت ہوا کرتی تھی۔ یہ بدعت نہیں۔ ایک اور روایت میں اس امر کی تصریح ہے کہ وہ دعا جو مہینہ بھر رکوع کے بعد کی گئی تھی رعل و ذکوان قبائل سے متعلق تھی۔ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کلابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے ساتھ کچھ صحابہ دیئے جائیں جو مشرکین نجد کو دعوتِ اسلام دیں۔ آپ نے ستر قاری بھیجے۔ راستے میں رعل و ذکوان کے قبیلے تھے جن کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا۔ انہوں نے غداری کی اور بئر معونہ کے مقام پر جب قاری پہنچے تو ان قبائل نے ان پر چھاپہ مارا اور انہیں ہلاک کر دیا۔ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ۔ تو آپ نے ان پر مہینہ بھر بد دعا کی۔

آپ روح القدس سے ہر لحظہ مستفیض ہوتے تھے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مہینہ بھر آپ ایسی بات پر قائم رہتے جو نماز میں جائز نہ تھی۔ روایت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت انس کے زمانہ میں یہ اختلاف تو نہ تھا کہ قنوت جائز ہے یا ناجائز۔ وتر میں پڑھی جائے یا صبح کو۔ بلکہ یہ اختلاف تھا کہ رکوع سے پہلے یا بعد۔ اسی اختلاف کو مدنظر رکھ کر حضرت انسؓ نے یہ جواب دیا۔ کہ رکوع کے بعد کم ہوا ہے۔ کذب عمداً جھوٹ بولنے کو کہتے ہیں۔ ایسا ہی غلط بیانی کو بھی۔

اصحاب السنن نے حسن بن علیؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے اور فرمایا کہ میں ان کو وتر کی نماز میں پڑھا کروں گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ
وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي
فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ
فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ
فَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ
مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ

الٰہی جن لوگوں کی تو نے رہنمائی فرمائی ہے ان کے ساتھ میری بھی رہنمائی فرما۔ اور جنہیں تو نے عافیت میں رکھا ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت میں رکھ اور جن کا تو کارساز ہوا ہے ان کے ساتھ میرا بھی کارساز ہو اور جو کچھ تو نے مجھے عنایت کیا ہے اس میں برکت دے۔ اور جس بات کا تو نے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوتا اور جس کا تو والی ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تو مخالف ہوا۔ وہ عزت نہیں پاتا تو بہت برکتوں والا ہے۔ اور تو عالی شان ہے۔

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے، اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے، جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جب کہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو۔ تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے طرح پر اگر کوئی بیکس بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہو گی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے"

(ملفوظات جلد ۲)

مسئلہ جبر و قدر

مسئلہ جبر و قدر پر تفسیر کبیر سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ ایک مشکل اور پیچیدہ مسئلہ تھا جس کے سمجھنے کی کوشش میں مَیں عرصہ تک سرگرداں رہا۔ مسئلہ قدر و اختیار کو جاننے کے باوجود مسئلہ "جبر" کے حق میں ایسے دلائل سامنے آتے تھے کہ سننے والا حیران رہ جاتا تھا۔ مثلاً یہی کہ اللہ تعالیٰ کو قبل از وقوع معلوم ہے کہ فلاں انسان فلاں وقت نیکی کرے گا اور فلاں وقت بدی کرے گا۔ اور اس کو نیکی اور بدی کے صدور کے لئے پہلے ہی اس نے اپنی صلاحتیں بھی رکھ دی ہیں۔ جیسے انسان ایک ٹائم بم Time bomb رکھ دیتا ہے اور وہ وقت پر جا کر پھٹ جاتا ہے۔ اس سے تو جبر ہی جبر ظاہر ہے اسی قسم کی اور مثالیں تھیں۔ غرضیکہ میں اس کی تحقیق میں مصروف تھا جب مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے حسب ذیل اقتباس پر اطلاع ہوئی تو اس بارہ میں مجھے قلبی راحت اور دلی مسرت حاصل ہوئی۔ یہ اقتباس قارئین الفضل کے لئے یہاں درج کرتا ہوں۔

"درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو تقدیر کا صحیح علم دینے والا صرف قرآن کریم ہی ہے باقی سب لوگ یا تو جبر کی طرف چلے گئے ہیں یا قدر کی طرف نکل گئے ہیں جس کتاب نے جبر و قدر کا صحیح مفہوم بیان کیا ہے۔ وہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ افسوس ہے کہ قرآن کریم کے ماننے والوں میں سے بھی بعض قدری اور بعض جبری بن گئے ہیں۔ حالانکہ صحیح مذہب ان کے بین بین ہے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جتنا غور کیا ہے۔ ہمیں یہی معلوم ہوا ہے کہ صرف قدر کے عقیدہ سے بھی امن اٹھ جاتا ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ صرف قدر ہی قدر ہے اور انسان تارک الدنیا ہو جائے تو وہ نیکیوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔ اور اگر جبر کا عقیدہ اختیار کر لیا جائے تو وہ سمجھے گا کہ انسان جو کام بھی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے کرواتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اسے کسی بدی سے بھی عار نہیں رہے گی۔ کیونکہ وہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دے گا۔ غرض صحیح عقیدہ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور انسانی اعمال کی مثال ایک ایسے گھوڑے کی سی ہے۔ جو لمبی رسی سے بندھا ہوا ہو۔ وہ یہ خیال کرکے کہ میں آزاد ہوں چلتا پھرتا ہے۔ مگر آخر اسے جھٹکا لگتا ہے اور رک جاتا ہے۔ اسی طرح انسان مقید بھی ہے اور مختار بھی۔ انسان مختار ہے۔ ایک حد کے اندر اور مقید ہے ایک حد کے اندر۔ جو قید کو نہیں سمجھتا۔ وہ بھی گمراہ ہے۔ اور جو اختیار کو نہیں سمجھتا۔ وہ بھی گمراہ ہے۔ اور یہ علم صرف قرآن کریم سے ہی حاصل ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ رکوع ۱۶ صفحہ ۱۹۳)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ایک مفید حوالہ

منقولہ از کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ کانپور

"اہل اجتباء وہ لوگ ہیں جو جذبہ میں ہیں اور اہل ہدایت وہ ہیں جو انابت سے اس کی طرف راہ ڈھونڈتے ہیں اور فرمایا مجذوب کے بہت سے درجے ہیں ان میں سے بعض کو نبوت کا تہائی حصہ ملتا ہے اور بعض کو نصف۔ اور بعض کو نصف سے زیادہ یہاں تک کہ بعض مجذوب ایسے ہوتے ہیں جن کا حصہ نبوت سے تمام مجذوبوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ خاتم الاولیاء ہوتا ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور یہ مجذوب ممکن ہے کہ امام مہدی ہوں۔ اگر کوئی کہے کہ اولیاء کو نبوت میں سے کس طرح حصہ مل سکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اور عمدہ خواب اور خوش خلقی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور مجذوب میں میانہ روی اور خوش خلقی ممکن ہے۔"

(باب ۸۵ در ذکر محمد علی حکیم الترمذی)

(مرسلہ عاجز قمر علوی سائیکل سوار سیاح ربوہ)

پیغام

(قطعات)

احمدی نوجواں کو دو پیغام
ہے جہاں سے بلند تیرا مقام
دَورِ حاضر کا رہنما ہے تُو
تیری پابند گردشِ ایّام

یہ فضائیں یہ وُسعتِ افلاک
تیری میراث ہیں ترے املاک
اپنا منصب سمجھ، مقام کو جان
تُو ہے فرزندِ صاحبِ لولاک

تجھ کو اللہ عطا کرے توفیق
تُو جہاں کا امام ہو جائے
تیرے مُنہ سے جو بات بھی نکلے
وہ خدا کا کلام ہو جائے

کبھی تنہائی سے نہ گھبرانا
مردِ تنہا مقام کرتے ہیں
گر ترے پاس ہو دلِ آگاہ
تو حجر بھی کلام کرتے ہیں

(سید احمد اعجاز)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اسلام میں اطاعتِ امام

(از مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ - لاہور)

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں گزشتہ خطبہ نمبر)

اسلام میں اطاعت کی عملی تصویر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کی اطاعت اپنے کمال اور انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ صحابہؓ نے اطاعتِ رسولؐ کا وہ نمونہ دکھایا جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور وہ اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جونہی کوئی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلے وہ فوراً اس پہ لبیک کہتے ہوئے عمل کریں۔ چنانچہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھڑے کچھ صحابہؓ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ ایک صحابیؓ جو باہر گلی میں تھے اور مسجد کی طرف آ رہے تھے جب ان کے کانوں میں سرورِ کائنات کی یہ آواز پہنچی تو وہ بھی وہیں بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مسجد کی طرف چلنے لگے۔ ایک شخص جو یہ دیکھ رہا تھا اُن سے کہنے لگا کہ یہ تو مسجد کے اندر موجود لوگوں کے لئے حکم تھا۔ مگر اُس صحابیؓ نے فرمایا کہ کیا پتہ مسجد میں پہنچنے سے پہلے میری جان نکل جائے اور میں رسولِ کریم کے حکم کی اطاعت نہ کر پاؤں۔

اسی طرح شراب کی حرمت سے قبل چند صحابہؓ بیٹھے شراب پی رہے تھے کہ ان کے کانوں میں یہ صدا گونجی کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے اسی وقت شراب کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ اور کہتے ہیں کہ اس دن مکہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔

اللہ! اللہ! کیا عشق و محبت کا اظہار ہے کہ صدیوں کے مے نوش اپنے محبوب کی ایک آواز پہ ہمیشہ کے لئے شراب سے دستکش ہو گئے۔

اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ نے آپؑ کے جانثاروں میں صحابہؓ کا سا رنگ پیدا کر دیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بھیرہ کے رہنے والے تھے اور مہاراجہ جموں کے شاہی طبیب تھے آپؓ نے ارادہ کیا کہ ملازمت سے فارغ ہو کر اپنے آبائی گاؤں میں ایک بہت بڑا شفاخانہ کھولا جائے اور اِس مقصد کے لئے ایک عالی شان مکان بنوانا بھی شروع کر دیا۔ ابھی وہ مکان ناتمام ہی تھا کہ آپ کسی ضرورت کے سبب لاہور تشریف لائے۔ لاہور پہنچ کر حضرت اقدسؑ کی زیارت نے بے تاب کیا تو قادیان تشریف لے گئے۔ اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر آپ نے ایک دفعہ درسِ قرآن کے دوران بایں الفاظ فرمایا :-

"مَیں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ اب تو آپ فارغ ہیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ ہاں۔ ارشاد فرمایا آپ رہیں۔ مَیں سمجھا دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں۔ ایک ہفتہ خاموش رہا۔ فرمایا آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں۔ تب مَیں سمجھا کہ زیادہ دنوں رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کرا دیا۔ چند روز بعد فرمایا۔ کتابوں کا آپ کو شوق ہے یہیں منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ فرمایا۔ اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوا لیں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْهِ تُهَانُ وَتُمْتَحَنُ یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو۔ چنانچہ مَیں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا۔"

(ضمیمہ بدر ۲۹ر جولائی ۱۹۰۹ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۱۴۸)

اللہ! اللہ! یہ بھی اطاعت کا کیا ہی شاندار نمونہ ہے اور خدائی تصرف کہ پھر آپ کو واہمہ اور خواب میں بھی وطن کا خیال تک نہ آیا۔ اور اس طرح آپ مستقل طور پر قادیان کے ہو گئے۔

ایسے ہی بہت سے روح پرور واقعات ہیں جن کی بناء پر آپ کی سچی عقیدت اور پُرخلوص حقیقی محبت کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

"مولوی نورالدین صاحب اس طرح میری پیروی کرتے ہیں کہ جیسے انسان کی نبض اس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے۔ نیز آپ کے ہی متعلق حضورؑ نے فرمایا ؎

چہ خوش بُودے اگر ہر یک ز اُمّت نورِ دیں بُودے

ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بُودے

ترجمہ :- کیا ہی اچھا ہو اگر اس امّت کا ہر فرد ہی نوردین بن جائے ایسا ہی ہو اگر ہر ایک دل یقین کے نُور سے پُر ہو جائے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اطاعتِ امام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے متواتر جماعت کو بتلایا ہے کہ خلافت کی بنیاد محض اور محض اس بات پر ہے :-

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ - یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور مومن اس ڈھال کے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے۔۔۔۔!

مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔ اگر ہم اِس مسئلہ کو ذرا بھی بھلا دیں۔ اسکی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اُس کی ذمّہ داریوں کو نظرانداز کر دیں تو جس غرض کے لئے خلافت قائم ہے وہ مفقود ہو جائے گی۔۔۔۔۔!

اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اُس کے پیچھے اٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اُس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔ (الفضل ۴ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

پھر حضور فرماتے ہیں :-

"مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبّر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جبتک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔ اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو۔ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اِس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا۔ کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔"

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور صحابہ کرام کے نمونہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زرّیں نصائح کی روشنی میں ہمارے لئے ازلبس ضروری ہے کہ دین و دنیا کی بھلائی، کامیابی اور ترقی کے لئے ہم دلی عزیمت سے اور اخلاص سے بھرپور کوشش کے ساتھ اس بات پر گامزن رہیں کہ ہم امامنا و سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَور میں آپ کے ہر حکم کی کماحقہٗ اطاعت کرینگے اپنی مرضی اور خواہشات کو حضور کی مرضی اور خواہشات کے تابع کریں گے۔ اپنی تدبیروں کو حضور کی تدبیروں کے تابع کریں گے۔ اپنی آرزوؤں کو حضور کی آرزوؤں کے تابع کریں گے۔ اور اپنے سامانوں کو حضور کے سامانوں کے تابع کریں گے۔

اے اللہ! تُو ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرما تا ہم بھی اُن راہوں کے راہی بن جائیں کہ جو کامیابی اور فتح کی منزل کی طرف لے جاتی ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے

عقیدۂ تثلیث اور اُس کا رَدّ

(مکرم نعیم احمد صاحب شاہ)

پہلی دلیل:۔ انجیل میں تثلیث کا عقیدہ وضاحتاً بیان ہونا چاہیئے تھا۔ اگر تین اقنوم کا تین ہوتے ہوئے ایک ہونا بالائے عقل ہے تو کلامِ الٰہی کو اس بارہ میں واضح ہونا چاہیئے تھا مگر مسیحی مصنفین نے تسلیم کیا ہے کہ انجیل میں تثلیث کا ذکر واضح طور پر موجود نہیں۔

اس صورت میں یہ اعتراض اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے کہ انجیل میں ایسے الفاظ بھی بکثرت ہیں جن سے تثلیث کے خلاف استنباط ہو سکتا ہے اور خدا کا ان معنوں میں واحد ہونا ثابت ہوتا ہے جن معنوں میں یہود اور مسلمان واحد مانتے ہیں۔ حضرت مسیح کی طرف انجیل کا جو حصہ منسوب ہے اس میں الوہیت کے اشارات معدوم یا بطور شاذ کے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی زبانی جو روایات یا عبارات ہیں۔ اُن سے عیسائی زیادہ استنباط کرتے ہیں

حضرت مسیح علیہ السّلام کی شخصیت کے بارے میں نظریات

حضرت مسیح کے متعلق دو نظریئے ہیں:۔ ایک بنی انسان ہونے کا۔ دوسرا خدا ہونے کا ـــــ اب دیکھنا یہ ہے کہ انجیل مندرجہ بالا دو نظریات میں سے کس کی تائید کرتی ہے:۔

مسیح کی والدہ کا وجود۔ مسیح کی پیدائش۔ شکل و صورت۔ حوائج انسانی رکھنا مثلاً کھانا پینا سونا وجاگنا وغیرہ بپتسمہ لینا۔ شیطان سے آزمایا جانا دشمن کے ڈر سے ہجرت کرنا۔ باپ کے سب اختیارات حاصل کرنا۔ باپ سے چھوٹا ہونا۔ غیب نہ جاننا۔ اختیار نہ رکھنا۔ تورات کی تنسیخ کی بجائے تکمیل کرنا۔ بہن بھائی ہونا۔ دعا کرنا۔ نیک ہونے سے انکار کرنا۔ قید ہو کر صلیب پر چڑھایا جانا مرنے کے بعد نعمائے جنت اور انگور کا شیرا پینے کی توقع کا اظہار کرنا۔ غمگین اور بے چین ہونا باپ اور اس کی مرضی کا مختلف ہونا۔ خدا تعالےٰ کو ایلی ایلی لما سبقتنی کہکر مدد کے لئے پکارنا۔

غرض یہ سب باتیں کس نظریہ کی تائید اور کس کی تردید کرتی ہیں عیسائی اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں مسیح انسان کے متعلق بیان ہوتی ہیں۔ مسیح کامل بشر اور کامل خدا تھا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اچھا اگر ایسا ہی ہے تو پھر مسیح کا یہ دعویٰ انجیل کی زبانی وضاحتاً بیان ہونا چاہیئے تھا یہ دعویٰ کہیں کامل طور پر بیان نہیں عیسائی صرف چند مبہم حوالہ جات سے استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب کہ ان کے خلاف بھی استنباط کیا جا سکتا ہے۔

دوسری دلیل:۔ انجیل میں وضاحتاً الوہیت مسیح اور تثلیث کے دعوے کے ساتھ اس کی معقولی دلیل بھی درج ہونی چاہیئے تھی۔

مگر انجیل میں نہ دعویٰ ہے اور نہ اس کی کوئی معقول دلیل ہی ملتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنگ مقدس اور چشمہ مسیحی میں اس ضمن میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

موجودہ اناجیل میں اکثر وہ حوالے جن سے الوہیت مسیح کا استنباط کیا جاتا ہے پولوس کی زبانی ہیں یا دوسرے لوگوں کی زبانی مسیح کا اپنا دعوےٰ اس بارے میں مفقود ہے کہیں نہیں ملتا کہ مسیح نے خود ایسی بات کہی ہو۔ مثال کے طور مسیح کے متعلق انجیل میں متعدد جگہ ابن آدم کا لفظ آیا ہے دو جگہ کے علاوہ ہر جگہ وہ اسے اپنے متعلق بیان کرتے ہیں ـــ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ تثلیث اور الوہیت کا مسئلہ خلاف عقل ہے۔

یہ امر بالکل خلاف عقل ہے کہ تینوں اقنوم ارادہ کی صفت رکھنے والے اور مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود کے مالک ہیں۔ اور پھر بھی خدا ایک ہو اور تین نہ ہو اگر ان میں حقیقی امتیاز ہے تو کوئی صفت ۔۔۔۔ تینوں اقنوم میں مابہ الامتیاز ہوگی۔ اگر تینوں اقانیم میں کسی صفت کی کمی بیشی نہیں تو حقیقی امتیاز نہ رہا نیز یہ بھی خلاف عقل ہے کہ مسیح بیک وقت کامل خدا اور کامل انسان ہو بہرحال ماننا پڑے گا خدا کوئی اور ہے اور مخلوق انسان کوئی اور۔

تیسری دلیل:۔ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وَمَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ

اور یہ اس میں استقرائی دلیل دی گئی ہے کہ مسیح باتفاق فریقین نبی ہیں۔ اور استقرائی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ و کلام الٰہی کے نازل کرنے کا شروع ہوا ہے۔ ہمیشہ اور قدیم سے محض انسان ہی رسالت کا مرتبہ پاکر دنیا میں آتے رہے ہیں۔ پس جب تک کوئی اور قطعی دلیل قائم نہ ہو بروئے استقراء یہ قیاس کیا جائے گا کہ مسیح بھی انسان تھے۔

چوتھی دلیل:۔ قرآن کریم نے أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ کے الفاظ میں دی ہے کہ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر مسیح کو خدا کا حقیقی بیٹا فرض کر لیا جائے تو پھر ضروری امر ہے کہ وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولد میں محتاج نہ ہوں۔ جو باتفاق فریقین انسان تھی قانون قدرت اس طور پر قدیم سے واقع ہے کہ ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع سے ہو اور اس کے موافق انسان ہوا کرے۔ اگر حضرت مسیح کی روح انسانی روح کی سی نہیں ہے اور انہوں نے مریم صدیقہ کے رحم میں اس طریق اور قانون قدرت سے روح حاصل نہیں کی۔ جس طرح انسان حاصل کرتے ہیں۔ تو بار ثبوت عیسائیوں کے سر پر ہے کہ ان کا نشوونما کسی اور طریق سے تھا۔

پانچویں دلیل:۔ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ۔ کھانے کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ انسان کے بدن میں سلسلہ تحلیل جاری رہے اور چند سال میں جسم تحلیل ہو کر معدوم ہو جاتا ہے اور دوسرا جسم آجاتا ہے نیز غذا کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ جسم روح پر اور روح جسم پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ پھر کس قدر یہ مرتبہ خدائی سے بعید ہوگا کہ یہ مانا جائے کہ خدا تعالےٰ کا جسم بھی اُڑتا اور تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ اور اُسکی جگہ نیا جسم آتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہم جسمانی چیز کو جو مظہر اللہ تھی خدا نہیں مانتے ہم نے ابن اللہ کا جسم نہیں مانا ہم تو اللہ کو روح جانتے ہیں دھوکہ دہی کی بات ہے۔ کیونکہ کسی انسان کو باعتبار جسم کے انسان نہیں کہا جاتا بلکہ باعتبار روح کے انسان کہا جاتا ہے پس اگر مسیح کے جسم میں خدا کی روح تھی تو صاف صاف ان کو خدا کہنا چاہیئے نہ کہ مظہر خدا نیز یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ باقی انسانوں کی طرح کھائی ہوئی غذا جسم پر اثر انداز ہوتی ہے ان کی روح پر اثر نہیں ڈالتی تھی کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ جسم کا اثر روح پر اور روح کا جسم پر پڑتا ہے۔

چھٹی دلیل:۔ مسئلہ تثلیث خلاف عقل ہے مگر مسیحی اسے بالائے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور اس کی صداقت کا بنیادی ثبوت یہ دیتے ہیں کہ وہ کلام الٰہی میں بیان ہے پہلی دلیل میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ انجیل میں تثلیث کا ذکر نہیں ہے۔ مگر بفرض محال مان ہی لیا جائے کہ انجیل میں تثلیث کا ذکر ہے تو بھی تثلیث ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نئے عہد نامہ کی کتب الہامی ہی نہیں وہ تو کچھ انسانوں کی جن میں سے بعض کے نام بھی معلوم نہیں لکھی ہوئی تواریخ یا خطوط ہیں۔ جن میں انہوں نے اپنے کتابوں کے الہامی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا مزید برآں اگر انجیل الہامی کتاب تھی اور اس میں تثلیث کا بالائے عقل مسئلہ درج تھا تو اس کی حفاظت ہونی چاہیئے تھی تاکہ انسانوں کو ثبوت ملتا کہ خواہ مسئلہ ان کی سمجھ میں نہ آئے مگر کلام الٰہی میں لکھا ہوا ہے۔ اسلئے صحیح ہوگا مگر اس نام نہاد کلام الٰہی کا محفوظ نہ چلے آنا سارا اعتبار گنوا دیتا ہے۔

(باقی)

حقائق ونکات

کفّارہ

ایک پادری صاحب اکثر تبلیغی ٹریکٹ ارسال کرتے رہتے ہیں جن میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایسا مواد ہوتا ہے جو قرآن وحدیث کی غلط ترجمانی پر مبنی ہوتا ہے۔ چنانچہ آج کل ان صاحب نے ایک ٹریکٹ "دنیا کا کفارہ" نامی تقسیم کیا ہے اس میں آپ نے یسوع مسیح کا صلیب پر جان بحق ہونے کو ایسے کفارہ کی مثالیں دے کر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی جو تورات یا قرآن کریم میں بیان ہوتی ہیں۔ تورات کو ہم یہاں نظر انداز کر کے قرآن کریم کی جن آیات کو پادری صاحب نے استعمال کیا ہے بیان کرتے ہیں پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"تورات شریف کے علاوہ قرآن مجید بھی گناہوں کی معافی کے واسطے کفارہ کی ضرورت کو پیش کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کفّارہ کا لفظ چار دفعہ آیا ہے۔ پڑھ کر دیکھئے۔ سورۃ المائدہ کی ۸۹ اور ۹۵ آیت۔ کفّارہ کا لفظ ۸۹ آیت میں دو دفعہ آیا ہے۔ جہاں جھوٹی قسموں کے گناہوں کی معافی کے واسطے کفّارہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یوں لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تم کو تمہاری اُن بیہودہ قسموں پر نہ پکڑے گا لیکن تم کو اُن قسموں پر پکڑے گا جن کو تم نے مضبوط باندھا۔ ان قسموں کا کفّارہ ——— دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے۔ اوسط درجہ کا کھانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اس کا کفارہ اُن کو کپڑا دینا ہے یا غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو میسر نہ آئے وہ تین دن روزہ رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے"

سورۃ المائدہ کی ۹۵ آیت میں بھی کفّارہ کا ذکر آیا ہے جہاں احرام میں شکار کرنے کے گناہ کی معافی کے واسطے کفّارہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یوں لکھا ہے کہ:۔

"جس وقت تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو اور جو کوئی تم میں سے عمداً شکار مارے تو اس کی برابر کا مویشی دینا ہوگا جو تم میں دو معتبر شخص ٹھہرا دیں گے۔ یا اُس کا کفارہ محتاجوں کو کھانا دینا۔ یا اس کے برابر روزے رکھنا تاکہ اپنے کام کی سزا چکھے۔ پہلے جو ہو گیا اللہ نے معاف کر دیا۔ جو کوئی پھر کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے"

پس آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ قرآن مجید بھی کفارہ کا حامی ہے۔ کفارہ کی جگہ دوسرا لفظ فدیہ ہے فدیہ کا لفظ اور ذکر قرآن مجید کی سورۃ انعام کی ۱۹۶ آیت میں آیا ہے جہاں بیماری سے شفا پانے کے واسطے روزہ یا صدقہ یا ذبیحہ ادا کرنے کا حکم ہے۔"

ان آیات سے واضح ہے کہ جو کفّارہ اسلام کے رو سے دیا جاتا ہے وہ خود اس انسان کا اپنا فعل ہے جو کوئی ایسا گناہ کرتا ہے جس کی تلافی کسی اور طرح نہیں ہو سکتی ایسا انسان یا روزے رکھتا ہے یا قربانی اور صدقہ دیتا ہے اور اپنا مال خرچ کرتا ہے جو در اصل ذاتی عبادت اور ذاتی ریاضت ہے یہاں مفت خوری کا کوئی سوال نہیں۔ لیکن یسوع مسیح کا کفّارہ جو عیسائی پیش کرتے ہیں وہ تو ایسا ہے کہ کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا۔ پنجابی میں اس قسم کی کئی اور ضرب الامثال ہیں جن میں اس مضحکہ خیز حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ گناہ تو ایک آدمی کرے اور دوسرا ناکردہ گناہ اس کی سزا بھگتے۔

عیسائی بھی اسی قسم کا مضحکہ خیز کفّارہ پیش کرتے ہیں کہ ایک بے گناہ کو تو دنیا کے گناہوں کے لئے پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور دنیا کی ہینگ لگے نہ پھٹکڑی صاف نجات حاصل کر جائے۔ اسلام اس قسم کے کسی کفارہ کا قائل نہیں ہے۔ جیسا کہ آیات محولہ بالا سے واضح ہوتا ہے جس میں کفّارہ کرنے والے کو خود تو کچھ نہ کرنا پڑے اور کوئی دوسرا اس کی جگہ سزا بھگتا کرے پھانسی پر تو نعوذ باللہ ناحق خدا کا بیٹا چڑھے اور گناہ کرنے والے رقص گاہوں اور شراب خانوں میں رقص و سرود کے جشن اڑاتے رہیں۔

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام وطعام کے انتظامات کی ابتداء کی جارہی ہے ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلانے ہوئے تامل نہ کریں آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں مد ہوگی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

وفات

مکرمی مولوی عبدالسبوح صاحب ایڈووکیٹ ایبٹ آباد مطلع فرماتے ہیں:۔

"میرا ایک ہی دلی وعلمی ہمدرد وخادم بیٹا عبدالحلیم اپنی ناگہانی موت سے مجھے داغ مفارقت دے گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عزیز مرحوم کو خاکسار بھی ذاتی طور پر جانتا تھا وہ واقعی سب بھائیوں میں سے سب سے زیادہ فرمانبردار اور خوش خصال بچہ تھا۔ ہیلتھ انسپکٹر کے طور پر ضلع ہزارہ کے ایک ہسپتال میں متعین تھا۔ عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ چند منٹوں کی غشی کے بعد داعی اجل کو لبیک کہ کر اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

غیر مسلم اور غیر احمدی احباب کو تبلیغ کیلئے نادر تحفہ

Islam meet The modern Challenge

قیمت ایک روپیہ صرف

ملنے کا پتہ

مکتبہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

جواہر مہرہ عنبری

بہ خاص طور پہ دل کی طاقت کے لئے مفید ہے اور اس کے علاوہ مقوی اعصاب بھی ہے

مکمل کورس ۱۰۰ گولی -/۱۸ روپے

حب ذہب

اعصابی کمزوری اور جوڑوں کے درد کثرت ریاح، معدہ کی خرابی کے لئے مفید ہے۔

قیمت مکمل کورس بیس یوم دس روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

یاد رفتگان

محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ

(۱)

خاکسار کے تایا جان چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ ساکن چک ۸۸ شمالی سرگودہا بتاریخ ۲۸ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم ایک بارسوخ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے ہمدردی کرنے والے اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے ان کے والد مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور چار سگے بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار مشتاق احمد چیمہ دانی پوری)

(۲)

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ معراج بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ ۱۳ نومبر کو شام کے ۸ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ۱۴ نومبر کو بذریعہ ایمبولینس ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نیک مخلص خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

(محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہو

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

حمائل انگلش یعنی قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

نیا ایڈیشن ۔ ملنے کا پتہ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ!

آنکھوں کی جملہ امراض ککرے، موتیا، جالا، پھولا، کیلئے مفید ہے

نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے

فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، بیڈ کور، بستر، فرشی دریاں کھیس تولیے جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس چوک گھنٹہ گھر لائلپور

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ منیجر

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو جنوری ۱۹۶۸ء میں منعقد ہو رہا ہے کے سلسلہ میں چھوٹا گوشت اور بڑا گوشت فراہم کرنے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں خواہشمند احباب توجہ فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

ایک بار پھر

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ خاکسار ہفتہ میں چھ دن ربوہ اور صرف جمعرات کو لاہور پریکٹس کرتا ہے البتہ دیگر کاروبار کے لئے ہمارے ہر دو ادارے روزانہ بلاناغہ کھلے ہوتے ہیں خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر رجسٹرڈ ۱۱۳ مولوی فاضل بی اے۔ ایل ایل بی۔ انچارج

★ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

★ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

الشافی (ھو الشافی)

الشافی جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ سردی بخار، نمونیہ، کھانسی اور نزلہ وغیرہ کی ابتدائیہ حالتوں میں چند خوراکوں میں شفا بخشتی ہے۔ انشاء اللہ۔ خاص کر بچوں میں زود اثر بے ضرر ہے۔

قیمت فی پیکٹ ایک سو خوراکیں ۵/۔ روپے دو پیکٹ اکٹھے منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ہومیو طبیب ڈاکٹر ایس اے مجاہد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

۷۰ فی صدی کمیشن

آفتابی سلاجیت، ایشیائی حکما (وید راج) نے اس کی بہت تعریف کی ہے ہائی بلڈ پریشر کی سل، وجع المفاصل، درد کمر میں خاص طور پر مفید ہے غذائی اجزاء سے بھرپور ہے اور دونوں مردوں کو یکساں مفید ہے۔ خالص معیاری مال ہم سے خریدیں خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام۔

قیمت بیس تولہ دس روپے علاوہ محصول ڈاک

پتہ: منیجر جڑی بوٹی سپلائی نمبر ۴ ہشتنگر سی وڈ ضلع ہزارہ

وقت کی پابند ۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس ۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
سرگودھا تا لاہور	3-30	4-30	5-30	6-30	7-15	8-00	8-45	9-30	10-15	11-00	11-45	12-15 بعد دوپہر	1-00	2-30	3-15	4-15	5-30
لاہور تا سرگودھا	3-00	4-30	5-30	6-30	6-40	7-10	8-30	9-40	10-20	11-00	12-30 بعد دوپہر	2-00	2-10	3-30	4-10	5-30	6-20
سرگودھا تا گوجرانوالہ	5-45	9-15	3 بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودھا	4-15	9-30	2-45 بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل کریں

(محمد علی ظفر پرانچ(؟) آئے)

محبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون ۳۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ایگزیکٹو انجینئر I / ڈویلپمنٹ، لاہور کو حسب ذیل کاموں کے لئے علیحدہ علیحدہ شرح فیصد ریٹ سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو دلیسٹ پاکستان شیڈول آف ریٹس، کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس، جلد ۳ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس برائے سال ۱۹۶۷ء کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔

نمبر شمار	تفصیل	تخمینہ لاگت کمیشن پورشن	زر پیشگی	مدت تکمیل
۱-	ملتان کینٹ: ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں جگہ کی مزید توسیع۔	۴,۲۱,۰۰۰	۸۴۲۰	۱۲ ماہ
۲-	راولپنڈی میں سینٹرل ڈیزل بک شاپ کی توسیع کے سلسلہ میں حسب ذیل اسپیلی ورکس			
(الف)	اسسٹنٹ کنٹرولر آف سٹورز کے لئے دفتر کی فراہمی	۱,۰۸,۰۰۰	۲۱۶۰	۶ ماہ
(ب)	سٹاف کے لئے ریسٹ شیڈ کی فراہمی	۲۴,۰۰۰	۴۸۰	۳ ماہ
(ج)	سٹاف کے لئے کینٹین کی فراہمی	۵۹,۰۰۰	۱۱۸۰	۴ ماہ
(د)	سینٹرل ڈیزل بک شاپ کی حدود کی موجودہ دیوار کو مسمار کرنا اور اس کی دوبارہ تعمیر۔	۴۱,۰۰۰	۸۲۰	۴ ماہ
(س)	درجہ سوم کے سٹاف کوارٹرز ملہ کے ۲۰ یونٹوں کی فراہمی	۳,۳۵,۰۰۰	۶۷۰۰	۹ ماہ
(ص)	درجہ چہارم کے سٹاف کوارٹروں کے ۵۰ یونٹوں کی فراہمی	۳,۳۵,۰۰۰	۶۷۰۰	۹ ماہ

نوٹ

۱- تمام میٹریل کا بندوبست ٹھیکیدار کو کرنا ہوگا کیونکہ ریٹس میں میٹریل شامل ہوں گے۔

۲- ٹنڈر صرف ان ٹھیکیداروں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے جو درکس ڈویلپمنٹ برانچ کی منظور شدہ فہرست میں شامل ہوں گے۔ ایسے خواہش مند ٹھیکیدار جو پہلے سے منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ٹنڈروں کی فروخت کے موقعہ پر انہوں نے جو کام مکمل کئے ہوں ان کی نوعیت اپنی مالی ساکھ اور مذکورہ کاموں کو شروع کرنے کی استعداد کے بارے میں دستاویزات اور اسناد پیش کریں۔

۳- ٹنڈر مقررہ فارموں پر ارسال کریں جو دفاتر ایگزیکٹو انجینئر I ڈویلپمنٹ یا چیف انجینئر / ڈویلپمنٹ لاہور سے چار روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔

۴- ٹنڈر فارم مذکورہ بالا دفاتر میں ۹ دسمبر سے ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء تک کام کے تمام دنوں میں اوقات کار کے دوران فروخت ہوں گے۔

۵- ٹنڈر دفتر ایگزیکٹو انجینئر I / ڈویلپمنٹ پی ڈبلیو آر لاہور میں ۲۶ دسمبر ۱۹۶۷ء کو بارہ بجے دن سے قبل پہنچنے چاہئیں جو اسی روز دن کے ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

(۶) ٹنڈر داخل کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ مذکورہ بالا زر پیشگی الف اے اینڈ سی اے او پی ڈبلیو آر لاہور کے نام پنڈی پی ایم / لاہور، ملتان، راولپنڈی میں کیش خواہ نقدی کی صورت میں جمع کرائیں۔ جو کچی رسید جاری کریں گے۔ جو بالآخر اکاؤنٹس آفیسر لاہور، ملتان اور راولپنڈی پکی رسید میں تبدیل کریں گے، اور رسید کو ٹنڈر کے ساتھ منسلک کر دیا جائے یا ایک بنک کا لیٹر آف گارنٹی بونڈ ۲ روپے کے نان جوڈیشل سٹیمپ پیپر پر لگائیں۔

۷- چیف انجینئر / ڈویلپمنٹ کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ٹنڈر کو مکمل یا جزوی طور پر یا تمام ٹنڈروں کو قبول یا مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتے ہیں۔

۸- پلانز اور ٹنڈر کی شرائط دفتر ایکسین - ای - این I / ڈویلپمنٹ پی ڈبلیو آر لاہور میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

۹- کام کا سینیٹری انتظام، آب رسانی کا انتظام، سڑکوں کا کام وغیرہ مکمل کرنے والے اور ان کی ادائیگی نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی بنیاد پر ہوگی۔

اس لئے کام کی ایسی آئٹموں کے لئے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء سے کم یا زیادہ علیحدہ ریٹ درج کریں۔ آئٹم وصول کے لئے ہر پارک کے بارے میں علیحدہ علیحدہ ٹنڈر پیش کریں۔

۳۲۴۷ (۷) ۴۸۸

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں، بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے"

قیمت :- سوا روپیہ۔

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

ھوالشافی

تریاق دمہ

مرض دمہ خواہ کتنا پرانا ہو، اور بلغمی کھانسی کے لئے مکمل اور شافی علاج
مکمل کورس دس روپے

اکسیر خارش

نئی و پرانی خارش کا شافی علاج قیمت کورس تین روپے

مرہم شفا

داد، چنبل، خارش اور دیگر جلدی بیماریوں کے لئے اکسیر

قیمت فی شیشی : تین روپے

تریاق بواسیر

ہر قسم کی بواسیر کا شافی و کافی علاج مکمل کورس : پانچ روپے

حب سیاہ: بچوں کی کھانسی کا مجرب علاج قیمت : دو روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ - ربوہ فون نمبر ۲۴

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز - دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور رساجاہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۷ر نومبر تا ۲۳ نومبر ۱۹۶۷ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ہفتہ اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ حضور نہایت اہم دینی مہمات میں حسب سابق مصروف رہے۔

۲۔ مورخہ ۱۷ر نومبر کو نماز جمعہ حضور اقدس نے پڑھائی اور پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ اسی پرچہ میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

۳۔ سرگودھا۔ ۱۹ نومبر۔ بعد نماز ظہر مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب و بہاولپور کی کوٹھی پر صوبائی امارت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور ڈویژن کے تمام امراء اضلاع صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، تحریک جدید کے وکلاء، وقف جدید کے ممبران اور دیگر مرکزی عہدیداروں، مقامی جماعت کے کثیر احباب کے علاوہ سرگودھا کے غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے مدعو تھے۔

حضور اقدس بارہ بج کر ۲۰ منٹ پر ربوہ سے سرگودھا پہنچے۔ چند منٹ انتظار کے بعد حضور نے کوٹھی میں واقع مسجد میں جو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے نماز ظہر اور عصر پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ نماز کے بعد امراء جماعت ہائے اضلاع کے ہمراہ حضور کا فوٹو لیا گیا۔ ازاں بعد حضور انتظار گاہ میں جہاں شامیانے لگے ہوئے تھے تشریف فرما ہوئے جہاں مکرم مرزا صاحب موصوف نے شہر کے غیر از جماعت معززین سے حضور کی ملاقات کرائی اس کے بعد حضور کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے اپنے سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے رہنے والوں کے دلوں کی تختیاں صاف ہو چکی ہیں۔ عیسائی عقائد سے وہ بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ انہیں اسلام کی طرف دعوت دی جائے۔ تا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو کر آئندہ آنے والی ہلاکتوں سے محفوظ ہو جائیں۔ کہ ان کی نجات اسی میں مضمر ہے

تقریر کے بعد حضور نے مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ کی کوٹھی میں ایک عصرانہ میں شمولیت فرمائی۔ جس کے بعد حضور ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

۴۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مد ظلہ جمعہ کے روز مورخہ ۱۷ر نومبر کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ پہلے مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ پھر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بعض ضروری امور کی سر انجام دہی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں حضور کی اقتدار میں ادا کی۔ اسی روز شام کو آپ واپس لاہور تشریف لے گئے۔

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں صرف ۲ روپے سالانہ چندہ ۵ روپے

دینی علمی تصانیف کے انعامی مقابلہ کے لئے

مسودات یکم مارچ ۱۹۶۸ء تک مل جانے چاہئیں

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے اعلامیہ کے مطابق دینی علمی و تحقیقاتی تصانیف کے انعامی مقابلہ میں حصہ لینے والے دوستوں کی خدمت میں یاد دہانی کے طور پر گزارش ہے کہ سال رواں کے انعامی مقابلہ کے مسودات دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۶۸ء مقرر ہے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے احباب اپنے مسودات مذکورہ تاریخ تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں داخل کر دیں۔ جو دوست اس انعامی مقابلہ میں حصہ لینے کی تیاری تو کر رہے ہوں مگر انہوں نے ابھی تک اپنے اس ارادہ سے ادارہ کو اطلاع نہ دی ہو وہ فوری طور پر اطلاع بھجوا دیں!

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو حسب ذیل کاموں کے لئے شرح فی صد ریٹ پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو ویسٹ پاکستان سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی شیڈول آف ریٹس جلد III پارٹ II کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء کی بنیاد پر ہوں ۱۲/۶۷/۵ کو بارہ بجے وصول کئے جائیں گے

۱۔ شورکوٹ ہیڈ لوالی سیکشن پر ۶۸-۱۹۶۷ء کا زونل ورک اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس جھنگ صدر کے زیر تحت شورکوٹ روڈ (مائل ۷۷ سے ہیڈ لوالی مائل ۷۷ کو)

۲ر کمپوزٹ سیکشن پر کوٹ ادو میں ۶۸-۱۹۶۷ء کا زونل ورک مظفرگڑھ کے انسپکٹر آف ورکس کے تحت (کوٹ ادو مائل ۷۷ سے کروڑ مائل ۷۷ تک)۔

نوٹ:- تخمینہ لاگت اور زر بیعانہ کی ہر دو کاموں کے لئے بالترتیب ۱۵۰٫۰۰۰ اور ۱٫۰۰۰ روپے ہے

۳ر خانیوال میں لوکو شیڈ سٹاف کے لئے ریٹ شیڈ کی فراہمی

تخمینہ لاگت ۳۵٫۰۰۰ روپے زر بیعانہ ۷۰۰ روپے اور مدت تکمیل کام تین ماہ

۴۔ شورکوٹ روڈ پر رلیونگ لاج کی فراہمی

تخمینہ لاگت ۳۰٫۰۰۰ روپے۔ زر بیعانہ ۶۰۰ روپے اور مدت تکمیل کام تین ماہ

۵۔ شورکوٹ روڈ پر گرلز سکول کی طرف توسیع اور کچھ تبدیلی کرنا

تخمینہ لاگت ۲۸٫۰۰۰ روپے زر بیعانہ ۶۰۰ روپے اور مدت تکمیل کام تین ماہ

ٹنڈر فارم ۲۵/۱۱/۶۷ سے ۴/۱۲/۶۷ تک کسی بھی یوم کار کو ۱۱ بجے تک دستیاب ہیں مکمل شرائط و کوائف ڈویژنل آفس پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان (ورکس اکاؤنٹس) سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر فارم صرف ان ٹھیکیداروں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے جو اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں شامل ہوں گے۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں وہ بھی ٹنڈر داخل کر سکتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے ٹنڈروں کے ساتھ اپنے سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی ساکھ کے سرٹیفکیٹس کی نقول اور سندات جنرل گزیٹڈ آفیسر کی شہادت ہو منسلک کریں۔ جن ٹنڈروں کے ساتھ مطلوبہ کوائف شامل نہ ہوں گے وہ مسترد کر دیے جائیں گے۔ ۱۹۶۶ء کا کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ڈویژنل آفس پی ڈبلیو ریلوے ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے کام کے اوقات میں حاصل کیا جا سکتا ہے

IMF (M) 82/67

درخواستِ دعا

محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب صدر دار الرحمت غربی چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(قریشی شریف احمد صدیقی محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)